تعلیمی ادارے اور اسلامی تعلیمات کا فروغ

اوپن یونیورسٹی اسلام آباد کے بل پر ۲ اپریل ۱۹۷۴ء کو کی گئی شیخ الحدیث مولانا عبدالحق کی تقریر

ہم اول مسلمان ہیں دوسرے نمبر پر پاکستانی ہیں

(اوپن یونیورسٹی اسلام آباد کے بل پر ۲ اپریل ۱۹۷۴ء کو کی گئی حضرت شیخ الحدیث مولینا عبدالحق کی تقریر)

مولانا عبدالحق رح:۔ محترم سپیکر صاحب! (OPEN UNIVERSITY) اوپن یونیورسٹی کا بل جو پیش ہوا ہے یہ بھی ایک طریق کار ہے کہ ہم اپنی قوم کے بچوں کو تعلیم کے زیور سے آراستہ کریں مگر میں اتنا عرض کروں گا کہ عربی محاورہ ہے، کہ الاھم فالاھم

ہمیں جس چیز کی سب سے زیادہ ضرورت ہے اس کی طرف آگے بڑھنا چاہیئے۔ اس کے بعد دوسرے نمبر پر جس چیز کی ضرورت ہو اس کی طرف بڑھنا چاہیے۔

اول مسلمان بعد میں پاکستانی:۔ حقیقت یہ ہے کہ ہم اول مسلمان ہیں۔ پھر دوسرے نمبر پر ہم پاکستانی ہیں۔ پھر تیسرے پر ہم دوسری قوموں کی سطح پر رہنا چاہتے ہیں۔ مگر ترقی یافتہ قوموں کے جو حالات ہیں۔ ان کی برائیوں کو چھوڑ کر ان میں فحاشی بھی ہے، ان میں اور بھی بہت سی بیماریاں ہیں۔ ان کو چھوڑ کر۔ جو ان کی اچھائیاں ہیں۔ ان کو اپنائیں۔ تو میں محترم وزیر صاحب کی خدمت میں اس بات کی مبارک باد دیتا ہوں کہ انہوں نے تعلیم کے لیے ایک قدم تو اٹھایا ہے۔ ٹھیک ہے لیکن میں اتنی عرض کروں گا کہ یونیورسٹی کا مقصد ہے تعلیم اور تعلیم کے برابر غور فرمایا جائے کہ ایسی تعلیم ہو کہ جس سے ہم پہلے مسلمان بنیں۔ ہمارے آئین میں یہ چیز سب سے پہلے بتائی گئی ہے کہ ہمارا سرکاری مذہب اسلام ہے ہمارے آئین میں یہ بھی ہے کہ جتنے قوانین آگے چل کر بنائے جائیں گے وہ قرآن اور سنت کے مطابق بنائے جائیں گے۔ ہمارے آئین نے یہ چیز بھی بتلادی ہے کہ ۱۹۵۷ء سے لے کر آج تک جتنے خلاف شرع قوانین ہیں۔ ان کو اسلامی سانچے میں ڈھالیں گے تو ہمیں سب سے پہلے اس کی ضرورت ہے کہ ہماری قوم حلال وحرام کو پہچانے۔ اسلامی قانون سازی کو جانیں کہ اسلام اس قانون کے بارے میں کیا حکم دیتا ہے اور ہم ان غیر اسلامی قوانین کو اسلام کے سانچے میں ڈھالیں تو کس طرح ڈھالیں۔ جناب محترم! آپ کو یہ معلوم ہوگا کہ اس وقت ہمیں اس کی ضرورت ہے ۲۵ سال سے اسلامی تعلیمات کی طرف توجہ نہیں دی گئی۔

حقیقت یہ ہے کہ اگر ہم دیکھیں تو ہم مسلمان ہیں۔ مگر کیا ہمارے اندر اسلام ہے؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ ۲۵ سال کے اندر اسلامی تعلیم کی طرف توجہ نہیں دی گئی سعودی عرب نے اسلامی اصولوں کے مطابق تنظیمیں بنائی ہیں تاکہ اسلامی تعلیمات اور اسلامی قانون اسلام کے مطابق بنا سکیں۔ ہم کو بھی اس کی ضرورت ہے کہ ہم اپنا قانون بنائیں۔ انگریزوں کے قانون کو چھوڑیں اور اسلامی قانون مرتب کریں۔ ہمارے سامنے بڑا کام پڑا ہے ۔ میں وزیر تعلیم سے عرض کردوں گا۔ کہ اوپن یونیورسٹی کو اسلامی قانون اور اسلامی تعلیمات کے پھیلانے اور سکھانے کا مقصد اپنانا چاہیئے۔ ریڈیو اور ٹیلیویژن کے ذریعے یا دوسرے ذرائع جو ترقی یافتہ ملکوں میں رائج ہیں ان طریقوں پر کام کریں۔ یہ بھی ٹھیک ہے کہ انگریزی کو سیکھیں۔ اور اس طرح دوسرے مضامین بھی۔ مگر ایک ہماری شرعی ضرورت اور مقصد ہے کہ ہم نے اس ملک میں اسلامی قانون نافذ کرنا ہے۔ اس کے مطابق ہم نے چلنا ہے۔ تو وہ اس وقت ہوگا جب ہماری یونیورسٹی کا مقصد اسلامی تعلیمات کو فروغ دینا ہوگا۔ یہ تو ٹھیک ہے کہ آٹھویں جماعت یا دسویں جماعت تک تو بچوں کو اسلامی تعلیم دی جاتی ہے۔ آٹھویں یا دسویں جماعت کے بچوں کو بتایا جاتا ہے کہ نماز کس طرح پڑھی جاتی ہے۔ روزے کس طرح رکھے جاتے ہیں۔ قرآن مجید کی تلاوت کس طرح کی جاتی ہے۔ صرف اس سے تو ہم اسلامی تعلیمات حاصل نہیں کر سکتے ہیں اور اس طرح سے ہم مسلمان نہیں ہو سکتے ہیں۔ مسلمان تو وہ ہے جو نماز پڑھتا ہے اور دوسروں کو بھی بتاتا ہے۔ اسلامی طرز حکومت کے تمام شعبوں میں یہ چیز ہونی چاہیئے۔ اس لیے ضروری ہے کہ جس چیز کی حاجت زیادہ ہے، اس کی طرف توجہ دی جائے۔